رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	نمبر

کمپیوٹر گیم کھیلنا اور اسکی آمدنی کا حکم

۸۶/۲۱۶

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

① کمپیوٹر گیم کھیلنا اسکی آمدنی جائز ہے یا ناجائز؟

② مدرسۃ البنات کی طالبات مدرسہ آنے کیلئے گاڑیاں بک کراتی ہیں اور ڈرائیوروں کو ماہانہ فیس اور کرایہ ادا کرتی ہیں سالانہ تعطیلات کے اندر بھی ڈرائیور حضرات اپنی تنخواہ کا مطالبہ کرتے ہیں کیا ڈرائیوروں کیلئے سالانہ تعطیلات کے ایام کی تنخواہوں کا مطالبہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی

الجواب حامدًا ومصلیًا

① کمپیوٹر پروگرام کے حکم کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اسمیں جوا ہو تو وہ مطلقاً ناجائز اور حرام ہے۔ اور اگر اسمیں جوا نہ ہو تو پھر اسمیں اگر جانداروں کی تصویریں واضح اور نمایاں طور پر آتی ہو تو بالغ لڑکے اور لڑکیوں کیلئے یہ کھیل جائز نہیں البتہ نابالغ بچے اور بچیوں کیلئے ان سے کھیلنا جائز ہے لیکن اگر نابالغوں کے بارے میں جب یہ اندیشہ ہو کہ وہ تصاویر سے مانوس ہو جائینگے اور انکی قباحت دل سے نکل جائیگی جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے تو بھی اس سے بچنا چاہیئے، اور اگر اسمیں جاندار کی تصویریں واضح اور نمایاں طور پر نہ آتی ہوں اور نہ موسیقی شامل ہو اور محض تفریح طبع کیلئے کبھی کبھار یہ کھیل کھیلا جائے اور اسکی وجہ سے فرائض اور دیگر حقوق واجبہ میں کوتاہی نہ ہوتی ہو تو بالغوں کیلئے بھی اسکی گنجائش ہے تاہم اسمیں اسقدر انہماک ہو کہ فرائض اور دیگر حقوقِ واجبہ کی ادائیگی میں سستی ہونے لگے جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے تو پھر قطعاً جائز نہیں

یہ حکم تو اس گیم کے کھیلنے کے متعلق ہے اور جہاں تک اسکو کاروبار کے طور پر اختیار کرنے کا تعلق ہے تو اسمیں تصویریں واضح ہونے کی صورت میں اسکا کاروبار جائز نہیں — اور آمدنی بھی حلال نہیں، تصویر واضح اور نمایاں نہ ہونے کی صورت میں اگرچہ فی نفسہ اسکا کاروبار جائز ہے اور یہ آمدنی بھی حلال ہے لیکن چونکہ لہو ولعب شریعت کی نظر میں کوئی اچھی چیز نہیں اسلیئے ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسی لہو ولعب کو مستقل طور پر ذریعۂ معاش بنائے بلکہ ایسا کوئی پیشہ اختیار کرے جسمیں کسی قسم کا شبہ نہ ہو

(ماخذہ تبویب ۸۶/۲۴۸)

② شروع میں اگر گاڑی کرایہ کرتے وقت ڈرائیوروں سے یہ بات طے کی گئی تھی کہ ایام تعطل کا کرایہ دیا جائیگا تو سالانہ چھٹیوں کے ایام کی تنخواہ بھی انکو دینا لازم ہوگا، البتہ اگر اسطرح کوئی بات طے نہیں کی گئی تھی اور علاقہ میں عام طور پر اسطرح کے ایام تعطل کا کرایہ لینے دینے کا رواج بھی نہ ہو تو پھر ڈرائیور حضرات ایام تعطل کی تنخواہ کے مستحق نہیں ہیں۔ بہتر ہے کہ آئندہ کیلئے معاملہ سے پہلے طے کرنا ضروری ہے تاکہ بعد میں

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر
مدرسۃ البنات کی طالبات کو لانے اور لیجانے والے گاڑی والے ایام تعطیلات کی تنخواہ کے حقدار ہیں یا نہیں؟		کوئی مسئلہ نہ بنے۔ (تبویب ۳۸/۲۶۲) ۔ فقط، واللہ سبحانہ وتعالی اعلم، احقر محمد زبیر عفی عنہ دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴ ۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ — الجواب صحیح بندہ محمد عبد اللہ عفی عنہ دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴۲۱-۳-۴ھ — الجواب صحیح ابو محمد عفا اللہ ۱۴۲۱-۳-۴ھ — (مہر: نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی) — (مہر: دار الافتاء، فتوی نمبر ۱۹، ۲۱۹) ۹-۳-۱۴۲۱ھ — الجواب صحیح محمد عبد المنان عفی عنہ دار الافتاء دار العلوم کراچی			